Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے
جلد ۶۶/۳۱ | ۹ صفر ۱۳۹۷ھ ۲۹ صلح ۱۳۵۶ ہش ۲۹ جنوری ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۹ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی ہے اور کمزوری زیادہ ہے

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۸ صلح۔ جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے تحریک وقف عارضی کی اہمیت، اس کے مقاصد اور اس کے نہایت مبارک نتائج کا ذکر کرتے ہوئے احباب کو تحریک فرمائی کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ حضور نے فرمایا مجھے بتایا گیا ہے کہ اِس تحریک کی طرف احبابِ جماعت کو اب اتنی توجہ نہیں رہی جتنی پہلے تھی اور جتنی ضرورت ہے۔ اِس تحریک کے تحت احباب پندرہ دن وقف کرتے ہیں اور انہیں جس جماعت میں بھی تعلیمی اور تربیتی اغراض کے ماتحت بھیجا جائے وہاں پر اپنے خرچ پر جاتے اور رہتے ہیں۔

حضور نے اِس تحریک کے مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ (۱) بنی نوع انسان کو اُمّتِ واحدہ بنانے کے لئے جس باہمی محبت و اخوّت اور ذہنی و قلبی قربت کی ضرورت ہے اس میں اضافہ ہوتا ہے (۲) وقف عارضی پر جانے والوں کو اپنے نفس کا محاسبہ کرنے اور اپنی کمزوریوں کو دُور کر کے دوسروں کے لئے نمونہ بننے کی توفیق ملتی ہے (۳) واقفین کے وفود جماعتوں کی دینی تعلیم و تربیت اور بیداری کا موجب بنتے ہیں اور حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو قرآنی انوار ظاہر ہوئے ہیں ان کا تسلسل جاری و ساری رہتا ہے۔ حضور نے فرمایا اِس تحریک کے ذریعہ بہت اچھا کام ہوا ہے۔ کم و بیش ۲۵ ہزار وفود احمدی جماعتوں کی تربیت کے لئے جا چکے ہیں لیکن احباب اور جماعتوں کو اِس کی طرف مزید توجہ دینی چاہیئے۔ احمدی بہنوں کو بھی اِس میں حصہ لینا چاہیئے جنہیں ان کے والد، خاوند یا بھائیوں کے ساتھ بھیجا جاتا ہے یا مقامی طور پر ہی ان سے کام لیا جاتا ہے۔ احمدی نوجوانوں اور طالبعلموں کو بھی اپنی تعطیلات کے ایّام میں اِس میں شریک ہونا چاہیئے۔ ہمیں کسی صورت بھی اپنے بزرگوں کی قربانیوں اور ان کے نمونہ سے پیچھے نہیں رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس کی توفیق بخشے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز ایسی شئے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے

جس گھر میں اِس قسم کی نماز ہوگی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہوگا

"ایک ضروری بات یہ ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرو۔ ترقی انسان خود نہیں کر سکتا تھا جب تک ایک جماعت اور ایک اس کا امام نہ ہو۔ اگر انسان میں یہ قوّت ہوتی کہ وہ خود بخود ترقی کر سکتا تو پھر انبیاءؑ کی ضرورت نہ تھی۔ تقویٰ کے لئے ایک ایسے انسان کے پیدا ہونے کی ضرورت ہے جو صاحبِ کشش ہو اور بذریعہ دعا کے وہ نفسوں کو پاک کرے۔ دیکھو اس قدر حکماء گزرے ہیں کیا کسی نے صالحین کی جماعت بھی بنائی؟ ہرگز نہیں۔ اِس کی وجہ یہی تھی کہ وہ صاحبِ کشش نہ تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے بنا دی۔ بات یہ ہے کہ جسے خدا تعالیٰ بھیجتا ہے اس کے اندر ایک تریاقی مادہ رکھا ہوا ہوتا ہے۔ پس جو شخص محبّت اور اطاعت میں اس کے ساتھ ترقی کرتا ہے تو اس کے تریاقی مادہ کی وجہ سے اس کے گناہ کی زہر دُور ہوتی ہے اور فیض کے ترشحات اس پر بھی گرنے لگتے ہیں۔ اس کی نماز معمولی نماز نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ اگر موجودہ ٹکروں والی نماز ہزار برس بھی پڑھی جاوے تو ہرگز فائدہ نہ ہوگا۔ نماز ایسی شئے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے۔ نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ مَیں مر گیا اور اس کی رُوح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے۔ اگر طبیعت میں قبض اور بدمزگی ہو تو اس کے لئے بھی دُعا ہی کرنی چاہیئے کہ الٰہی تُو ہی اسے دُور کر اور لذّت اور نُور نازل فرما۔ جس گھر میں اِس قسم کی نماز ہوگی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر نوحؑ کے وقت میں یہ نماز ہوتی تو وہ قوم کبھی تباہ نہ ہوتی۔ حج بھی انسان کے لئے مشروط ہے۔ روزہ بھی مشروط ہے۔ زکوٰۃ بھی مشروط ہے مگر نماز مشروط نہیں۔ سب ایک سال میں ایک ایک دفعہ ہیں مگر اس کا حکم ہر روز پانچ دفعہ ادا کرنے کا ہے۔ اِس لئے جب تک پوری پوری نماز نہ ہوگی تو وہ برکات بھی نہ ہوں گی جو اس سے حاصل ہوتی ہیں اور نہ اِس بیعت کا کچھ فائدہ حاصل ہوگا۔"

(البدر ۲۶ اپریل ۱۹۰۴ء)

پبلشر: مسعود احمد ÷ پرنٹر: سید عبد الحی ÷ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ÷ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کا بے مثل و مانند ہونا خدا تعالیٰ کی ہستی کے وجود پر ایک واضح اور زبردست دلیل ہے

قوّتِ بشریہ کی بنائی ہوئی چیز کی نظیر لانا ممکن ہے لیکن اللہ کے دستِ قدرت سے نکلی ہوئی چیز کی مثل بنانے کی انسان قدرت نہیں رکھتا

قرآن کریم کی سُورت فاتحہ میں جو اسرارِ روحانی اور مذہبی اقتصادی اور اخلاقی علوم پائے جاتے ہیں وہ ساری بائیبل میں نہیں پائے جاتے

اگر کوئی جہالت کے جوش میں اس کے خلاف دعویٰ کرے تو جماعتِ احمدیہ آج بھی ثابت کرے گی کہ اُس کا یہ دعویٰ غلط اور باطل ہے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۱ر فتح ۱۳۵۵ھ مطابق ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ مکرّم قریشی محمّد انور صاحب شاھد رکن صیغہ زود نویسی ربوہ)

تشہد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل شعر پڑھا ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

اس کے بعد فرمایا:-

اِس زمانہ میں الحاد اور دہریت بہت پھیل گئی ہے لیکن اسلام نے خدا تعالیٰ کی ذات وصفات کے متعلق اور اس کی وحدانیت کے متعلق ہمیں

بڑے زبردست دلائل

بتائے ہیں ہمارا یہ فرض ہے کہ اس دہریت کے زمانہ میں خود بھی اِن دلائل پر غور کرتے رہیں اور ان کو اپنے ذہن میں حاضر رکھیں اور آنے والی نسلوں کو بھی یہ دلائل بتاتے رہیں تاکہ دہریت کا یہ زہر جو آج کی زندگی میں پھیلا ہوا ہے اس سے ہم اور ہماری نسلیں محفوظ رہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں بڑی کثرت سے خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق، ہستی باری تعالیٰ کے متعلق ایسے زبردست دلائل دئے ہیں جن کا جواب کوئی دہریہ نہیں دے سکتا۔ اِس وقت مَیں صرف ایک دلیل لوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ـــ اور یہ بات ظاہر ہے بچّے بھی اس کو سمجھ جائیں گے کہ جس چیز کو انسانی قویٰ نے بنایا ہے اس چیز کے بنانے پر انسانی قویٰ قادر ہیں۔ جو چیز انسان کے ہاتھ سے بنی ہے انسانی ہاتھ اسے بنا سکتا ہے تبھی تو وہ بن گئی تو جس چیز کو انسانی طاقت نے اور اس کی قوتوں نے بنایا ہے انسان کی طاقت اور قوّت اس کے بنانے پر قادر ہے اِس واسطے انسان کے ہاتھ کی بنی ہوئی کوئی چیز بھی

بے نظیر اور بے مثل

نہیں ہے ایک انسان نے بنائی دوسرا بھی بنا سکتا ہے۔

چنانچہ جب ہم انسانی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو انسان ہمیں شروع سے ہی ایک حرکت کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ ایک نسل دنیوی لحاظ سے کچھ پیدا کرتی ہے اور اس کے بعد آنے والے نہ صرف اس کی مانند بنا سکتے ہیں بلکہ اس سے بہتر بنا سکتے ہیں آپ پڑھتے رہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں بھی حکومت کی طرف سے ہر سال اِس قسم کے اعلانات ہوتے ہیں کہ گندم کا فلاں بیج جو بڑا اچھا تھا اُس سے بہتر بیج ہمارے محکمہ زراعت نے بنا لیا ہے اور وہ بونا چاہیئے۔ اِسی طرح آجکل کاریں انسانی ضرورت کو پورا کر رہی ہیں اور بڑی کثرت سے استعمال ہو رہی ہیں۔ کار کی صنعت کی تاریخ پر ہم نظر ڈالیں تو ایک وقت میں دُنیا میں بڑا شور بپا ہوا کہ انسانی طاقت نے کار بنالی اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ اب انسانی طاقت کار نہیں بنا سکتی۔ انسانی طاقت نے کار بنائی، انسانی طاقت کار بنا سکتی ہے۔ پھر یہ اعلان آنے شروع ہوئے، کاروں کی ساری فرمیں یہ اشتہار دیتی ہیں کہ ۷۴ کا ماڈل آگیا جو ۷۳ کے ماڈل سے زیادہ اچھا ہے۔ فورڈ ایک کار ہے اس کی طرف سے اعلان ہوتا ہے، یہاں جاپانی کاریں ٹیوٹا وغیرہ آئی ہوئی ہیں ان کی طرف سے یہ اعلان ہوتا ہے کہ ہم نے پچھلے سال کی نسبت بہتر ماڈل بنا دیا۔ پس صرف یہی نہیں کہ انسان کی طاقت نے جو بنایا دوسرے انسان کی طاقت میں ہے کہ وہ بھی بنا لے بلکہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیوی زندگی میں بھی ـــ انسانی نسل کو اِس دنیوی زندگی میں بھی

بے انتہاء ترقیات کی طاقت

دی ہے۔ انسان بھی تو خدا تعالیٰ کے دستِ قدرت سے پیدا ہوا ہے نا۔ غرض انسان نے کار بنائی۔ ایک بڑی بے ڈھنگی سی کار۔ زمین سے تین فٹ اُونچی اُٹھی ہوئی۔ ابھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تک انہوں نے وہ اپنے میوزیمز میں رکھی ہوئی ہیں اور لوگ اُس پُرانی کار کو دیکھنے کے لئے پیسے دے کر ٹکٹ لے کر میوزیم میں جاتے ہیں۔ یورپ کے مختلف ممالک اور انگلستان اور امریکہ وغیرہ میں۔ اور آج سے جو ۷۰۔۸۰ سال پُرانی کار تھی اگر کسی نے اس کا پنجر صحیح حالت میں صحیح شکل میں رکھا ہوُا ہے تو اس کی بڑی قیمت پڑ جاتی ہے۔ اس کی تاریخی قیمت ہے کہ انسان ایک وقت میں ایسی کار بنایا کرتا تھا اور پھر اس نے ترقی کی اور ۷۰۔۸۰ سال کے بعد اب ایسی کار بنانی شروع کر دی پس جو چیز قوتِ بشریہ نے بنائی انسانی طاقت اس کے بنانے پر قادر ہے اور اس سے بہتر بنانے پر قادر ہے۔ یہ بڑی موٹی بات ہے۔ بچّہ بڑا، عورت مرد سب اِس مسئلے کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔

لیکن جو چیز اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت سے نکلی وہ بے مثل و مانند ہے انسان وہ بنا ہی نہیں سکتا۔ نہ آج تک کسی انسان نے بنائی نہ انسان وہ بنا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اَور جگہ اپنے منظوم کلام میں فرمایا ہے کہ بشر کیڑے کا ایک پاؤں بھی نہیں بنا سکتا اور یہ حقیقت ہے۔ اب بڑی عمر میں انسان کے دانت گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ کسی کی بڑی عمر دانتوں کے لحاظ سے جلدی شروع ہو جاتی ہے کسی کی دیر کے بعد۔ تو انسان بھی مصنوعی دانت بناتا ہے لیکن جو دانت خدا نے بنایا ہے ویسا دانت وہ بنا ہی نہیں سکتا۔ کئی ناسمجھ کہہ سکتے ہیں کہ انسان نے دانت بنا دیا۔ مَیں کہتا ہوں کہ انسان نے دانت نہیں بنایا بلکہ اس کی نقل بنائی ہے۔ خدا تعالیٰ نے جو دانت بنایا ہے اس کے اندر ایک نرو (NERVE) ہوتا ہے اور اس نرو (NERVE) کا تعلق خدا تعالیٰ نے انسان کے سارے جسم کے اعصاب (NERVES) کے ساتھ باندھ دیا ہے۔ یہ ہے

خدا کا بنایا ہوُا دانت

لیکن یہ اس کا ایک پہلو ہے ورنہ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے دانت کے تو اَور بے شمار پہلو ہیں۔ مَیں آپ کو مثال سمجھانے کے لئے اس کا ایک پہلو بتا رہا ہوں۔ خدا نے جو دانت بنایا ہے اس کے وسط میں سے ایک نرو (NERVE) قریباً نیچے تک آیا ہوُا ہے اور اس کو ڈھانکنے کے لئے اس کی کورنگ (COVERING) ہے۔ اُس نرو (NERVE) کا تعلق سارے جسم کے نروز (NERVES) سے ہے جب اس میں درد ہو تو انسان کا سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔ اس کی درد کو سارے اعصاب اس کے ساتھ محسوس کرتے ہیں اور انسان کو بے چین کر دیتے ہیں۔ لیکن آپ نے کبھی نہیں سُنا ہو گا کہ "انسان" نے جو دانت بنایا ہے اس میں کبھی درد بھی ہوئی اور اُس دانت کے نتیجے میں ایک انسان ساری رات جاگتا رہا اور کروٹیں بدلتا رہا اور اس کو نیند نہیں آئی۔ اس میں درد ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ اس میں نروز (NERVES) ہی نہیں۔ وہ دانت خدا کے بنائے ہوئے دانت کی طرح ہے ہی نہیں لیکن خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے دانت میں جو نرو (NERVE) ہے اگر اس میں تکلیف ہو تو انسان ساری رات سو نہیں سکتا۔ یہ مَیں نے صرف ایک بات بتائی ہے جو انسان کے بنائے ہوئے دانت اور اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے دانت کے درمیان اختلاف ظاہر کرتی ہے ورنہ بے حد اختلاف ان میں پائے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو فرمایا ہے کہ انسان کیڑے کا ایک پاؤں بھی نہیں بنا سکتا اس سلسلے میں مجھے ایک واقعہ یاد آیا۔ انسان نے الیکٹرانک مائیکروسکوپس بنا لی ہیں یعنی ایسی الیکٹرانک خوردبین جو چیز کو بہت زیادہ بڑا کر کے دکھاتی ہے۔ ہماری پنجاب یونیورسٹی میں وہ نئی نئی پہنچی تھی۔ مَیں پرنسپل تھا تو ہمیں تنگ کیا کرتے تھے کہ تمہیں ایم۔ ایس سی کی اجازت نہیں دے سکتے کیونکہ تمہارے پاس تو الیکٹرانک خوردبین بھی نہیں ہے حالانکہ ایم۔ ایس سی کے ساتھ اس کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے اور خود ان کو تحفۃً ملی ہوئی تھی جس کا وہ استعمال نہیں کر سکتے تھے۔ ایک دفعہ مَیں لاہور گیا تو مَیں نے کہا یہ ہمیں تنگ کرتے ہیں مَیں اُن سے مزاح کروں۔ چنانچہ مَیں وہاں چلا گیا مَیں نے کہا کہ مجھے دکھاؤ، بڑی اچھی ہے، کس نے تحفہ دی، کس ملک سے آئی وغیرہ۔ ان کی باتوں سے مجھے پتہ لگا کہ انہوں نے اس کو بس ایک

"مقدس اور بزرگ"

چیز بنا کر رکھا ہوُا ہے اور اس کو استعمال کرنا بھی نہیں جانتے۔ ان کو شرمندہ کرنے کے لئے مَیں نے انہیں کہا کہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ جو چیزیں خدا تعالیٰ کے دستِ قدرت سے نکلی ہیں انسان ویسی نہیں بنا سکتا اور مثال دی ہے کہ کیڑی کا ایک پاؤں بھی نہیں بنا سکتا تو مجھے بڑی خوشی ہوئی یہ دیکھ کر کہ تمہارے پاس اتنی زبردست خوردبین آ گئی ہے۔ آپ نے ہمیں جو دلیل دی ہے اس کی وضاحت کے لئے ایک چیونٹی کے پاؤں کی مجھے تصویر لے دو۔ وہ الیکٹرانک خوردبین تصویر بھی لیتی ہے تو وہ لوگ میرا منہ دیکھنے لگے۔ چنانچہ پتہ لگا کہ انہوں نے کبھی استعمال ہی نہیں کی اور نہ استعمال کرنی آتی ہے۔ لیکن جنہوں نے وہ بنائی ہے وہ اسے استعمال کر رہے ہیں۔ چنانچہ جب ہم چیونٹی کے پاؤں کو بڑا کر کے میگنیفائی (MAGNIFY) کر کے اس کی تصویر لیتے ہیں تو اس کے اندر بھی، اُس چھوٹی سی چیز میں بھی خدا تعالیٰ نے ایک دُنیا سمیٹی ہوئی ہے اور انسان ویسا بنا ہی نہیں سکتا۔

ویسے تو ہر چیز جو خدا تعالیٰ نے پیدا کی اس کی ذات پر دلیل بنتی ہے۔ ہر چیز کا بے مثل و مانند ہونا یعنی ایسا ہونا کہ اُس جیسی چیز انسان نہیں بنا سکتا، اس سے بڑھ کر تو سوال ہی نہیں اُس جیسی چیز بھی انسان نہیں بنا سکتا یہ بات

ایک محکم دلیل

قائم کرتی ہے خدا تعالیٰ کی ذات پر اور اس کی ہستی پر۔ لیکن مَیں نے آپ سے کہا تھا کہ اِس وقت مَیں صرف ایک دلیل بیان کروں گا سو وہ دلیل قرآن عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کے ذریعہ نازل ہونے والی ایک ایسی کتاب جو لفظاً محفوظ کی گئی اس کے اندر کوئی تبدیلی انسان کی شرارت یا انسان کی جہالت یا انسان کی غفلت یا انسان کی بے پرواہی کر ہی نہیں سکتی کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کتاب کو اپنی حفاظت میں رکھا ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

> "جو چیز محض قدرتِ کاملہ خدائے تعالیٰ سے ظہور پذیر ہو خواہ وہ چیز اُس کی مخلوقات میں سے کوئی مخلوق ہو خواہ وہ اس کی پاک کتابوں میں سے کوئی کتاب ہو جو لفظاً اور معناً اسی کی طرف سے صادر ہو اُس کا اس صفت سے متصف ہونا ضروری ہے کہ کوئی مخلوق اس کی مثل بنانے پر قادر نہ ہو۔"

(روحانی خزائن جلد ۱ (براہین احمدیہ) صفحہ ۱۴۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ میں بے مثل و مانند ہوں ۔ یہ نہیں ہے کہ اس کو اپنے بے مثل ہونے کے لئے کسی انسان کی مدد کی ضرورت ہے ۔ بلکہ خود قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ

قرآن کریم بے مثل و مانند ہے

قرآن کریم نے دو تین جگہ اپنے مضمون کے لحاظ سے اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ الہامی کتاب نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں نہیں اور یہ لفظاً اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل نہیں ہوئی تو اس جیسی کوئی کتاب (یا سورۃ یا حصہ کا مطالبہ) بنا کر پیش کر دو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ شان ہے کہ آپ کی تحریر اصولی طور پر ہر چیز کا احاطہ کر لیتی ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ ایسی کتاب جو لفظاً اور معناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے صادر ہو وہ اس صفت سے متصف ہو گی کہ اس کی مثل بنانے پر خدا تعالیٰ کی کوئی مخلوق قادر نہیں ہے ۔ "لفظاً" تو واضح ہے کہ وہ کتاب جو لفظاً خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو اُس کے الفاظ وحی کے ذریعے نازل ہوئے ہوں اور پھر اسی طرح محفوظ ہوئے ہوں اور محفوظ چلے آئے ہوں اور اس کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہو کہ قیامت تک کہ جب تک کے لئے یہ کتاب ہے وہ محفوظ چلتے چلے جائیں گے ۔ لیکن "معناً" کے کیا معنی ہیں ۔ ہر آدمی کے لئے اس کا سمجھنا آسان نہیں ۔

"معناً کے معنی" کی رُو سے قرآن کریم کی کسی تفسیر کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس سے بہتر تفسیر پیش نہیں کی جا سکتی ۔ یہ اسلئے ہے کہ

قرآن کریم کے بے شمار بطون

ہیں اور قرآن کریم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ قیامت تک کے انسانی مسائل کو حل کرنے کی طاقت مجھ میں ہے ۔ تو جو تفسیر قرآن کریم کی کسی آیت کی ہمارے دوسری صدی کے بزرگوں نے دنیا کے سامنے رکھی اس سے بہتر تفسیر مہدی معہودؑ نے چودھویں صدی کے اندر انسان کے ہاتھ میں دے دی ۔ پس معناً کے لحاظ سے یہ مراد نہیں ہے کہ کسی انسان کی لکھی ہوئی تفسیر سے بہتر نہیں پیش کی جا سکتی بلکہ معناً سے مراد یہ ہے کہ وہ معناً خدا تعالیٰ کی طرف سے آئی ہو اور اس لحاظ سے وہ بے مثل و مانند ہو ۔ اس کے سمجھانے کے لئے میں یہ مثال دوں گا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عیسائیوں نے یہ اعتراض کروایا کہ جب آپ کے نزدیک بھی بائیبل خدا تعالیٰ کے نبیوں پہ نازل ہونے والی کتب کا مجموعہ ہے تو جب آپ کے نزدیک بائیبل بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اتنی موٹی کتاب ہے تو قرآن کریم جو حجم میں اس سے چھوٹا ہے اس کی کیا ضرورت پیش آئی تھی ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کا جواب دیتے ہوئے لمبی بحث میں نہیں گئے ۔ اس وقت میرے ذہن میں نہیں ممکن ہے اس کے متعلق بھی اصولی اشارے ہوں لیکن آپ نے جو جواب دیا وہ یہ تھا کہ قرآن کریم کی بات نہ کرو اگر تم قرآن کریم کے شروع میں سورۃ فاتحہ کا مقابلہ کر کے دکھا دو جو سات چھوٹی آیات پر مشتمل

ایک چھوٹی سی سورۃ

ہے ۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ چھاپنے والے سورۃ فاتحہ کو ہمیشہ ایک صفحہ پہ چھاپتے ہیں یعنی یہ نہیں کہ اس صفحہ پہ اوپر چند آیتیں سورۃ فاتحہ کی اور اس کے بعد سورۃ بقرہ شروع کر دیں بلکہ صفحے کے درمیان میں سورۃ فاتحہ آئی ہوتی ہے اور باقی صفحہ کو انہوں نے نقش و نگار سے سجایا ہوتا ہے ۔ چھوٹی سی سورۃ ہے ۔ تو آپ نے فرمایا کہ یہ جو چھوٹی سی سورۃ قرآن کے شروع میں سورۃ فاتحہ ہے اگر تم اپنی اتنی بڑی کتاب بائیبل سے وہ روحانی علوم اور اسرار جو اس چھوٹی سی سورۃ میں پائے جاتے ہیں نکال کر دکھا دو تو ہم سمجھیں گے کہ تمہارے پاس کچھ ہے ۔ تم نے بات شروع کر دی سارے قرآن کریم کی تمہاری کتاب تو سورۃ فاتحہ کا مقابلہ نہیں کرتی ۔ لمبا زمانہ گزر گیا ۔ عیسائی پادریوں نے سوچا کہ یہ جو چیلنج دیا گیا ہے قرآن کریم اور بائیبل کے موازنہ کا ہمارے خاموش رہنے سے دنیا اس کو بھول جائے گی اسلئے جب میں ۱۹۶۷ء میں اپنی خلافت کے زمانہ میں پہلی بار یورپ گیا تو ڈنمارک میں عیسائی پادریوں نے مجھ سے ملاقات کی خواہش کی ۔ میں نے انہیں وقت دیا ۔ باتیں ہوتی رہیں جب وہ جانے لگے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی چیلنج میں نے ان کو دیا جو کہ دراصل تو اس اعتراض کا جواب تھا کہ بائیبل جو موجود ہے تو قرآن کریم کی کیا ضرورت ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بائیبل تو ہے لیکن اسمیں سورۃ فاتحہ جیسے

علوم روحانی اور اسرار

موجود نہیں ہیں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کا انگریزی ترجمہ کروایا ہوا تھا چنانچہ جس وقت وہ جانے لگے تو میں نے آپ کے الفاظ میں وہ چیلنج انکو دیا ۔ میں نے کہا کہ میں نے آپ کو دوران گفتگو اسلئے یہ چیز نہیں پکڑائی تھی کہ اس وقت آپ مجھے کہتے کہ ہم فوری طور پر کیسے جواب دے سکتے ہیں ۔ تو میں آپ سے ایسا مطالبہ نہیں کرنا چاہتا تھا جس کو آپ فوری طور پر منظور کر کے اس کا جواب نہ دے سکیں ۔ اسلئے جب ہم باہر نکل آئے ہیں اور میں آپ کو الوداع کہہ رہا ہوں ۔ میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس دیتا ہوں ۔ اور پھر میں نے انہیں کہا کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ سوچے کہ جس نے عیسائیت کو اس مقابلے کی طرف بلایا تھا اُس کا تو ۱۹۰۸ء میں وصال ہو گیا اب ہم جواب دیں تو کس کو جا کر دیں ۔ میں نے کہا کہ میں آپ کا نائب اور خلیفہ موجود ہوں ۔ تم جواب دو اور میں اسے قبول کروں گا اور پھر مقابلہ ہو جائے گا ۔ غرض میں نے انہیں کہا کہ یہ لے جاؤ، سر جوڑو، سارے پادری اکٹھے ہو کر مشورے کرو اور مجھے اس کا جواب دو ۔ یہ ۱۹۶۷ء کی بات ہے ۔

پچھلے سال ڈنمارک سے ایک صحافی یہاں آئے ہوئے تھے وہ مجھے کہنے لگے کہ پادری تو وہاں آپ کے خلاف یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ آپ نے ان پر سختی کی ۔ سچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بات جب کڑوی لگتی ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ جی سختی کردی (یہاں بھی بعض یہی کہتے ہیں) میں نے اس صحافی کو جو دہریہ تھا یا عیسائی تھا واللہ اعلم کیا تھا بہرحال وہ مسلمان نہیں تھا میں نے اسے کہا کہ میں نے تو سختی نہیں کی میں نے تو اس سے یہ بات کہی تھی کہ سورۂ فاتحہ جو

قرآن کریم کی ابتداء میں

ایک چھوٹی سی سورۃ ہے اس سورۃ میں جو اسرار روحانی اور مذہبی علوم اور اخلاقی علوم اور اقتصادی علوم پائے جاتے ہیں بائیبل سے ان کے مقابل میں پیش کرو۔ عظیم ہے قرآن کریم کی ہر سورۃ اور سورۂ فاتحہ کو سارے قرآن کا خلاصہ کہا جاتا ہے۔ بائیبل میں وہ علوم نہیں ہیں۔ عیسائیوں نے جو اعتراض کیا تھا اس کے جواب میں ان کو یہ کہا تھا کہ اس میں مقابلہ کرو اور انہوں نے اسے قبول نہیں کیا۔ ۱۹۶۷ء میں میں نے ان کو پھر مقابلہ کے لئے بلایا تھا اور آٹھ نو سال ہو گئے ہیں لیکن انہوں نے اب بھی اسے قبول نہیں کیا۔ کہنے لگا اچھا یہ بات ہے تو پھر میں جا کر ان کی خبر لوں گا۔

"معناً" سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دروازہ بند کیا ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ جو تفسیر میں نے کی ہے اُس کا مقابلہ کرکے دکھاؤ۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جو تفسیر خدا تعالیٰ نے مجھے سکھائی ہے تو وہ اور بات ہے مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے مسائل جو آگے پیدا ہونے والے ہیں قرآن کریم سے بتائے ہیں۔ اور آپ نے آج کے مسائل تفصیلاً اور جو بعد میں ہیں ان کا کچھ بیان کیا ہے۔ آپ کا ایک فقرہ ایک چھوٹا سا بیج ہوتا ہے اس پر کئی آدمی کئی خطبے دے سکتا ہے۔ ان میں بہت بڑا مضمون بیان ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم نے چھپے معنوں کا بھی اعلان کیا ہے۔ وہ لفظاً اور معناً خدا کی طرف سے ہے یعنی قرآن کے وہ معانی جن کی طرف قرآن کریم اشارہ کر رہا ہے قرآن کریم نے متعدد جگہ متعدد آیات میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ قرآن کریم میں قیامت تک کی ضروریات کے لئے، اخلاقی اور

روحانی اور ذہنی جلا

کے لئے جس تعلیم کی ضرورت ہے وہ اس کے اندر موجود ہے۔ یہ معنی ہیں کہ جو لفظاً اور معناً خدا کی طرف سے ہے یعنی (جس کے بطون غیر محدود ہیں) انسان کا بنایا ہوا کوئی ایسا کلام نہیں جو قرآن کریم کے مقابلے میں پیش کیا جا سکے اس لئے قرآن کریم لفظاً اور معناً خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ کلام ہے خود قرآن کریم نے کہا ہے اصولی طور پر کہ میرے اندر کس قسم کے معنی ہیں اور خدا تعالیٰ کے نیک بندے پچھلے چودہ سو سال سے خدا تعالیٰ سے سیکھ کر نئے سے نئے علوم قرآن کریم سے نکال کر انسان کے سامنے پیش کرتے آئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے اس عظیم کلام کی عظمت کو انسان پر ظاہر کرتے چلے آئے ہیں۔

آج انسان پہ قیامت تو نہیں آگئی۔ انسان زندہ ہے اور ہمارے نزدیک کم از کم کچھ اوپر نو صدیاں ہیں جنہیں خدا تعالیٰ کی حکمتِ کاملہ اسلام کو تمام مذاہب باطلہ پر غالب رکھتے ہوئے (یہ غلبہ تو آئندہ قریباً سو سال کے اندر ہو جائے گا) ایک حسین معاشرہ دنیا میں قائم کرکے نوع انسانی کو اس دنیا پر زندہ رکھے گی اور حسین معاشرہ میں اور کچھ نہیں بھی ہے وہ تو انسان کی بقاء

لگی ہوئی ہے۔ قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے۔ اگر آج کا انسان دعویٰ کرے کہ میں اس کی مثل و مانند لفظاً و معناً بنا سکتا ہوں۔ ہم ثابت کریں گے کہ نہیں بنا سکتا۔ جس وقت قرآن کریم نازل ہوا اس وقت عربوں میں لکھنے کی عادت نہیں تھی لیکن ان کے حافظے اتنے تیز تھے اور عربی زبان سے ان کا شغف اور پیار اتنا تھا کہ سینکڑوں آدمیوں کو ہزاروں کی تعداد میں عربی کے شعر یاد تھے اور عربی زبان کو اتنی اہمیت دی جاتی تھی کہ چوٹی کے شعراء کی بلند پایہ جو نظمیں ہوتی تھیں وہ خانہ کعبہ میں لٹکا دی جاتی تھیں۔ یعنی اپنے خیال خام میں

خانہ کعبہ کی عظمت

کے ساتھ اس کلام کی عظمت کو ملا دیا جاتا تھا۔ لیکن اُس وقت کے عربی دان غیر مسلم کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ یہ کہے کہ میں قرآن جیسا کلام پیش کرسکتا ہوں جو لفظاً اور معناً اُن خوبیوں پر مشتمل ہو جن پر قرآن کریم مشتمل ہے اور آج تک قرآن کریم کو اپنی زبان میں استعمال کرنے والے عیسائی یہ دعویٰ نہیں کرسکے اور نہ کرسکتے ہیں۔ اور اگر کوئی جاہل جہالت کے جوش میں یہ دعویٰ کرے تو خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ثابت کرے گی کہ وہ اپنے دعویٰ میں غلط ہے۔ جماعت احمدیہ ثابت کرے گی اور ان کو مطمئن کرے گی کہ یہ دعویٰ غلط ہے۔ آئندہ نوع انسان کی اتنی لمبی زندگی ہے اور اس وقت دنیا میں چوٹی کے غیر مسلم عربی دان موجود ہیں کیوں وہ مقابلے کے اس چیلنج کو جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے متعلق دیا ہے قبول نہیں کرتے کہ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ خدا کا کلام نہیں تو اس کی ایک مثال پیدا کرو۔ لکھو، کوئی تحریر لاؤ۔ ساری کتاب نہ سہی کوئی چھوٹا سا ٹکڑا لاؤ۔ کسی جگہ دس آیتوں کا مطالبہ کیا ہے کسی جگہ سورت کا مطالبہ کیا ہے میں اس کی تفصیل میں جا کر مطالبات کی حکمت اس وقت بتانے کے لئے کھڑا نہیں ہوا۔ غرض قرآن کریم کا بے مثل و مانند ہونا اور قرآن کریم کا ابتدائے نزول سے ہی دنیا کو ایک چیلنج دینا کہ اگر ہمت ہے تو میرے مقابلہ پر آؤ اور دنیا کا اسے قبول نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کلام انسان کی طاقت سے نازل نہیں ہوا۔ نہ بنایا گیا۔ کیونکہ جو چیز قوائے بشریہ سے بنتی ہے وہ بے مثل و مانند ہوتی ہی نہیں۔ ہمارا مشاہدہ یہ ہے، ہماری عقل یہ کہتی ہے۔ ہماری تاریخ یعنی انسان کی تاریخ یہ بتاتی ہے۔ ابھی میں نے اس کی طرف مختصراً اشارہ کیا تھا۔

پس

قرآن کریم کا بے مثل و مانند ہونا

اس بات پر زبردست دلیل ہے کہ اللہ واحد و یگانہ موجود ہے اور یہ کلام خدائے واحد و یگانہ کی طرف سے نازل ہوا ہے اس وقت سب سے بڑی طاقت جو دہریت کی علمبردار ہے وہ کمیونسٹ رشیا (روس) ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا ہے ہی نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر خدا نہیں ہے تو قرآن کریم کے چیلنج کو قبول کرو۔ تمہارے اپنے ملک میں بہترین عربی دان موجود ہیں۔ دنیا میں عربی کلام سے محبت کرنے والے عربی زبان سے محبت کرنے والے چوٹی کے ماہر غیر مسلم موجود ہیں۔ کسی مذہب کی طرف منسوب ہونے والے غیر مسلم بھی موجود ہیں اور خدا کا انکار کرنے والے غیر مسلم بھی موجود ہیں۔ چنانچہ اتنی زبردست دعوتِ مقابلہ نہیں دی گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالی تمہارا یہ شور مچاتے رہنا کہ خدا نہیں ہے ایک عقلمند انسان جس کے سامنے یہ دلیل رکھی جائے اور اس قسم کے اور دلائل رکھے جائیں وہ تمہاری بات نہیں مان سکتا کیونکہ جہاں بہت سی ایسی دلیلیں ہوں گی جن کے ساتھ دعوتِ مقابلہ نہیں ہے وہاں ہم سینکڑوں ایسے دلائل پیش کر سکتے ہیں جن کے ساتھ دعوتِ مقابلہ بھی دیں گے۔ قرآن کریم نے کھلے طور پر اپنا کلام الٰہی ہونا ذاتِ باری پر دلیل ٹھہرایا ہے یہ بڑی زبردست دلیل ہے اور اس نے یہ چیلنج دیا ہے تحدّی کے ساتھ یہ دعوتِ مقابلہ دی ہے کہ آؤ اور میرا مقابلہ کرو۔ محض یہ کہہ دینا کہ خدا نہیں ہے اور خدا کے نہ ہونے پر کوئی ایسی دلیل پیش کرنے پر قادر نہ ہونا جو ہماری عقل کو منوا دے اور خدا کے ہونے پر ہماری طرف سے ایسے دلائل پیش ہو جانے جن دلائل کو توڑنے پر تمہارا قادر نہ ہونا اور اسکے باوجود یہ کہنا کہ جی خدا تعالےٰ نہیں ہے یہ تو ظاہر ہے کہ غیر معقول بات ہے۔

بہرحال اس وقت خدا تعالےٰ کی ہستی پر

ایک زبردست دلیل

جو ہمیں دی گئی ہے وہ قرآن کریم ہے۔ یعنی قرآن کریم کا بے مثل و مانند ہونا لیکن انسان کے ہاتھ سے تیار کردہ ہر چیز کا اس صفت سے متصف نہ ہونا بلکہ دوسرے انسان کا ویسا ہی بنا لینا یا اس سے بہتر بنا لینا اور قرآن کریم کی مانند ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی نہ بنا سکنا اور قرآن کریم کی اس دعوتِ مقابلہ کو منظور کرنے سے گریز کرنا کہ اگر یہ خدا کا کلام نہیں تو اس کی مثل پیش کرو۔ کیونکہ اگر قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام نہیں تو پھر انسان کا کلام ہے اور جیسا کہ میں نے شروع میں کہا ہر چیز جو انسان بنائے، جو انسان کی طاقت سے نکلی ہو خواہ وہ اس کی بنائی ہوئی چیزیں موٹر وغیرہ ہوں یا اس کا کلام ہو وہ بے مثل و مانند ہوتا ہی نہیں۔ اگر تمہارے نزدیک قرآن کریم انسان کا بنایا ہوا کلام ہے تو تمہارے جیسے انسانوں کو یہ طاقت ہے کہ تم اس جیسا بنا سکو کیونکہ تم بھی انسان ہو۔ اگر قرآن کریم کو انسانی طاقت نے بنایا ہے تو تمہاری (انسانی) طاقت اس کی مثل و مانند بنا سکتی ہے۔ لیکن تم اس طرف آتے نہیں اور اس طرح تم اس بات کا اعلان کرتے ہو کہ تم میں انسانی طاقتوں کا عروج ہونے کے باوجود

قرآن کریم کا مقابلہ کرنے کی طاقت

نہیں ہے تمہارا یہ دعوےٰ ہے اور ایک حد تک یہ واقعہ بھی ہے کہ دنیوی لحاظ سے یہ دہریہ ممالک بہت ترقی یافتہ ہیں۔ تمہارا یہ دعوےٰ ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ تم ہو یا سب سے زیادہ ترقی یافتہ ممالک میں سے تم ہو اور دنیوی لحاظ سے آج کا مسلمان بہرحال کمزور ہے اور دنیوی لحاظ سے آج کی احمدیت بہت ہی زیادہ کمزور ہے۔ پس اتنی بڑی طاقت رکھنے کے باوجود ایک چھوٹی سی جماعت کے مقابل اس دلیلِ قرآنی کو توڑنے کے قابل نہ ہونا کہ خدا نے یہ کہا اور ہم خدائے واحد و یگانہ پر ایمان لاتے ہوئے اور خدا کے کلام پر ایمان لاتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ کوئی انسانی طاقت قرآن کریم کی مثل و مانند بنانے پر قادر نہیں خواہ وہ انسانی طاقت روس جیسی زبردست طاقت یا امریکہ جیسی زبردست طاقت یا چین جیسی زبردست طاقت ہی کیوں نہ ہو۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ

قرآن کریم خدا کا کلام ہے

خدا تعالےٰ کی ہستی پر نہایت واضح اور معقول دلائل موجود ہیں۔ ایک یہ

عقل کا دائرہ۔ عقل یہ کہتی ہے کہ ہماری سمجھ میں نہیں آیا یا عقل اسی طرح اور بہت سی باتیں کہتی ہے اس پر کبھی کسی وقت توفیق ملی تو تفصیل سے روشنی ڈالوں گا۔ بعض چیزوں کے متعلق عقل یہ کہتی ہے کہ عقلاً یہ بات نہیں ہو سکتی۔ مثلاً عقل یہ کہتی ہے کہ ۱+۱+۱ ایک نہیں ہو سکتے بلکہ تین بنیں گے یہ عقل کہتی ہے۔ پانچویں چھٹی جماعت کے بچے کو بھی پتہ ہو گا کہ ایک + ایک + ایک، تین بنتے ہیں ایک نہیں بنتا اسی طرح عقل یہ کہتی ہے کہ ۵ + ۵ دس بنتے ہیں سو نہیں بنتا اگر کوئی یہ کہے کہ جی میرے پاس اتنی زبردست روحانی دلیل ہے کہ ۵ اور ۵ کو سو بنا دیتا ہوں تو عقل کہتی ہے کہ چلے جاؤ۔ ہم نہیں تمہاری بات ماننے کیلئے تیار۔ لیکن بعض جگہ عقل کہتی ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کیونکہ انسان کو صرف عقلی طاقتیں ہی نہیں دی گئیں بلکہ اس کو بالائے عقل طاقتیں بھی دی گئیں ہیں اور قرآن کریم نے جہاں ان کا ذکر کیا ہے وہاں اس نے دلائل دیتے ہیں اور بتایا ہے کہ جو بالائے عقل طاقتیں ہیں ان کے ثبوت کے لئے اس قسم کی باتوں کی ضرورت ہے۔

بہرحال یہ تو ہستی باری تعالےٰ کے متعلق جو بہت

وسیع اور تفصیلی مضمون

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بیان کیا ہے اس کی باتیں ہیں۔

اس وقت میں پھر تیسری دفعہ یہ کہتا ہوں تاکہ بچوں کے بھی ذہن نشین ہو جائے کہ جس چیز کو انسانی قویٰ نے بنایا، جس چیز کو انسانی طاقت نے بنایا اس چیز کو انسانی طاقت بنا سکتی ہے۔ اگر نہ بنا سکتی تو یہ بھی درست نہ ہوتا کہ اس چیز کو انسانی طاقت نے بنایا۔ جس چیز کو انسانی طاقت نے بنایا اسے انسانی طاقت بنا سکتی ہے اور جس چیز کو انسانی طاقت نہ بنا سکے اسے انسانی طاقت نے نہیں بنایا اور قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ میرے جیسا کلام انسانی طاقت نہیں بنا سکتی میں بے مثل و مانند ہوں اور بے مثل و مانند بنانے کی طاقت صرف اس ہستی کو ہے جو خود بے مثل و مانند ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ذات باری پر علیٰ وجہ البصیرت ایمان رکھنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے کہ وہ لوگ جو دور چلے گئے ہیں ہم عقلی دلائل کیساتھ اور مشاہدات اور تجربات کے ذریعہ ان کو اس بات کا قائل کریں کہ وہ غلطی پر ہیں اور نقصان اٹھا رہے ہیں اور انہیں اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ اور خدا کرے کہ وہ رجوع کریں۔ اور جس طرح جماعت احمدیہ پر

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں

نازل ہو رہی ہیں ساری بنی نوع انسان خدا تعالیٰ کی ان نعمتوں کے علیٰ وجہ البصیرت حصہ دار بنیں اور اس کے شکر گزار بندے بن کر اپنی زندگیوں کے دن گزارنے والے ہوں"۔

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم میاں سراج الدین صاحب ساکن مراد وال ایک لمبے عرصہ سے شدید بیمار ہیں اور اب بیماری شدت اختیار کرتی جارہی ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

عبدالرشید یحییٰ۔ مربی سلسلہ احمدیہ کیمبلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی ممانی مراد خاتون صاحبہ کچھ دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ علاج جاری ہے مگر کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے
(میاں افضال احمد راجن پوری ایڈیشنل معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی)

۲۔ چوہدری عزیز احمد صاحب منہاس گلشن اقبال کراچی چند ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں احباب جماعت صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔
(نذیر احمد منہاس رحیم یار خان)

۳۔ میں بعارضہ فالج بیمار ہوں۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کچھ افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (چوہدری برکت علی چک $\frac{165}{R-B}$ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور)

۴۔ مکرم ملک عبدالواحد صاحب پنشنر حوالدار آف رہتاس ضلع جہلم عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔
(شمس الدین کارکن مجلس نصرت جہاں ربوہ)

۵۔ مکرم عبدالسلام صاحب ارشد قائد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی صدر کی دائیں پنڈلی کی ہڈی سکوٹر کے ایک حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے ان کی کامل و عاجل صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔
رفیق احمد فوزی
راولپنڈی صدر

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری غلام رسول صاحب چیمہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۴۱ مراد کی والدہ صاحبہ مورخہ ۱۹ جنوری ۷۷ء کو بوقت عشاء اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
مرحومہ موصیہ تھیں اور بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین
(ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید چک ۱۶۶ مراد ڈاکخانہ خاص تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر)

اچھی صحت راز ہے زندگی کا!
مطب
اپنی طبی ضروریات اور مخلصانہ مشورہ کیلئے تشریف لائیں۔
باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر دوا اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔
حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اول
المنار دواخانہ۔ گولبازار ربوہ

احمدی بھائیوں کی اپنی ایرکنڈیشن دوکان
نیو پاک جیولرز
۱۲۔ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور
فون:۔ ۴۱۰۹۷۴
احمدی بھائیو! اپنی بہو بیٹیوں کیلئے بہترین جڑاؤ و سادے زیورات خریدیں!
زیور کا زیور چیک کا چیک
کیونکہ
ہم اپنے زیورات کی واپسی پر بحساب ایک آنہ فی روپیہ کاٹ کاٹ کر بازار کے بھاؤ کے مطابق قیمت واپس کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی بھی قسم کی کاٹ نہیں لیتے۔
نیز
سونے چاندی کی بہترین الیس اللہ بکاف عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں، سنڈھی و فینسی کو کے ہر وقت دستیاب ہیں۔
پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

کپڑے کی مشہور دوکان
الفردوس
۸۵۔ بی انارکلی۔ لاہور
الفردوس شال مرچنٹ
ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں۔ زنانہ و مردانہ دھسے اور گرم مرینہ بھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کرتے، شلواریں، سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔
الفردوس شال مرچنٹ
۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

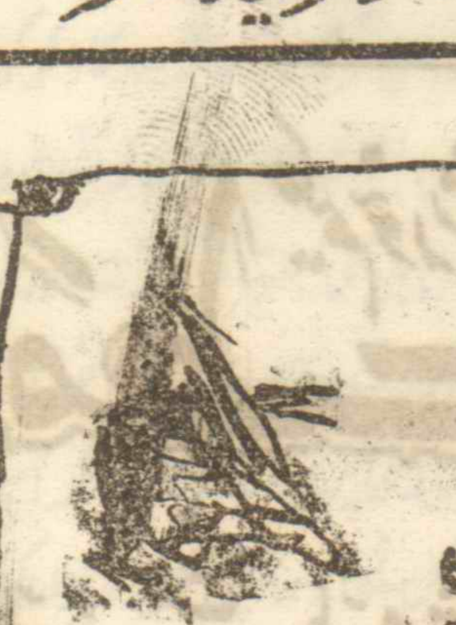
الاتحاد سائنٹیفک سٹور
فون ۵۰۰
گیت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ لاہور
فون نمبر:۔ ۶۲۶۱۸
کو ہمیشہ یاد رکھیں

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک ہیپی جی۔ لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۲۱۱۴۶۳

ضرورت ہے
۱۔ پاکستان کے بڑے شہروں لاہور، لائلپور، سیالکوٹ، راولپنڈی، ملتان، پشاور، کوئٹہ، سکھر، حیدرآباد اور کراچی وغیرہ میں ایجنٹوں (SALESREP) کی ضرورت ہے۔ فی الحال یہ آسامی عارضی ہوگی۔
معاوضہ ۲۰ تا ۳۵ روپیہ یومیہ حسب قابلیت و تجربہ ہوگا۔
۲۔ ایک اچھے کلرک کی ضرورت ہے جو دفتری کام کی اہلیت رکھتا ہو۔ تعلیم کم از کم میٹرک یا اس سے زیادہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ ۲۰۰/- سے ۲۵۰/- روپے حسب قابلیت ہوگی۔
درخواستیں جلد از جلد اپنے امیر یا صدر صاحب کی تصدیق اور نقول سندات کے ہمراہ ۱۰ فروری تک بھجوائیں۔
ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر۔ ایم۔ پی، موجد کیور ٹیو سسٹم
انچارج کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ۔ فون $\frac{606}{607}$

مطب
اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۲۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعائے مغفرت

میرے خسر محترم محمد ابراہیم صاحب ولد محمد رمضان صاحب مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۷۷ء بروز ہفتہ بوقت پونے چار بجے ساٹھ سال کی عمر میں وفات پاکر اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملے اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلیہ راجعون۔

مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۷۷ء کو نماز ظہر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے مسجد مہدی کے ساتھ والے پلاٹ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب صدر محلہ دارالنصر غربی ربوہ نے دعا کرائی۔

مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اپنی یادگار چھوڑی ہے۔

احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

مبارک احمد خالد
مینجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم محمد خالق داد خان صاحب کراچی آجکل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان پریشانیوں سے نجات دے اور ان کی خوشی اور راحت کے سامان پیدا کرے۔ (مینیجر الفضل)

۲۔ مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب چک ۴۳۳/۱۲ ج ب دھیرو کے چند دنوں سے بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (چوہدری منور احمد طاہر)

۳۔ خاکسار تقریباً ایک ماہ سے معدہ کی خرابی اور اختلاج قلب میں مبتلا ہے۔ احباب صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (نور الدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیے!
فون نمبر ۶۰۲۲۰/۵۳۴۴۲ ٭ رہائش ۶۲۹۳۰ ٭ فیکٹری ریحانا ٹاؤن: ۷۰۰-۷۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

ربوہ میں ہر اک زہر کا تریاق ہے لوگو!
دمہ، پرانی کھانسی، بواسیر، مرگی، ہسٹیریا، بانجھ پن، جوڑوں اور اعصاب کے دردوں، پائیوریا، گیریا، موٹاپا، کمی خون اور یرقان وغیرہ بیسیوں ضدی اور مزمن امراض کے کامیاب نسخہ جات کیورز (CURES) کا تفصیلی لٹریچر بیس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔
ہر جگہ بآسانی دستیاب ہونے والے ان جدید ترین اور بے خطر نسخہ جات کے ذریعہ آپ بے شمار "لاعلاج" دکھی انسانوں کی رہنمائی اور خدمت کر سکتے ہیں۔
کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
لاہور۔ کراچی۔ ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

ڈسکہ میں بہترین اور گارنٹی شدہ
ڈیزل انجن بنانے والے
البدر انڈسٹری نسبت روڈ ڈسکہ
ضلع سیالکوٹ
تیار کردہ
حاجی نصیر احمد اینڈ سنز ڈسکہ

جائیداد کی خرید و فروخت
ربوہ میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کی سہولت کے پیشِ نظر ایک واحد رجسٹرڈ ادارہ کھولا گیا ہے۔ اس باقاعدہ ادارے کا دفتر قومی مرکزی بچت بینک کے متصل دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بالمقابل واقع ہے۔
ہمیں آپ اپنی خدمت کے بلئے ہر وقت مستعد پائیں گے۔
ربوہ شہر اور مضافات میں نہایت مناسب داموں پر پلاٹس برائے فروخت موجود ہیں۔
احمد اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر رجسٹرڈ دانس مارکیٹ ربوہ

خورشید یونانی دواخانہ
اور
حکیم خورشید احمد ممتاز الاطباء رجسٹرڈ طبیب درجہ A
مطب
اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے دواخانہ اور مطب کی طرف رجوع فرمائیں
مینجر خورشید یونانی دواخانہ و مطب گولبازار ربوہ فون ۵۳۸

ہر گھر کی ضرورت۔ صاف ستھری اور آسان تر دھلائی کے لئے
"موبی الیکٹرک واشنگ مشین"
مقبول انڈسٹری وزیر آباد کی بنی ہوئی
ڈیلرز۔ اے چوہدری اینڈ کمپنی
۲۵۔ برانڈرتھ روڈ۔ رام گلی ۱۔ لاہور۔ فون ۵۸۲۴۲
برانچ آفس۔ ۳۔ عنایت بلڈنگ ریلوے روڈ لائلپور۔ فون ۲۲۲۳۱
ربوہ۔ حمید احمد خالد اینڈ کمپنی۔ بشارت مارکیٹ ربوہ

خالص شہد ـــــ تازہ عرق
اور
عمدہ مربہ جات
نیز
اپنی جملہ طبی ضروریات کے لئے
دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ
کو یاد رکھیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴